محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

رمضان کا مہینہ نہایت مبارک و مقدس مہینہ ہے۔ اس کے تین حصے ہیں اور تینوں حصے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق انتہائی بہتر خصوصیات اور بدرجہ غایت امتیازات کے حامل ہیں۔ حدیث میں آتا ہے:

وھو شھرٌ

اولہٗ رحمةٌ

واوسطہٗ مغفرةٌ

واٰخرہٗ عتقٌ من النار۔

یہ وہ بابرکت مہینہ ہے کہ اس کے:

پہلے دس دن اللہ کی رحمتوں کے حامل ہیں۔

درمیان کے دس دن اللہ کی بخشش و مغفرت کے دن ہیں۔

اور آخر کے دس دن دوزخ کی آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

یعنی رمضان کے تینوں عشرے مسلمان کے لیے عظیم الشان بشارت لے کر آئے ہیں۔ یکم رمضان سے دس رمضان تک اللہ کی رحمتوں اور اس کی نوازشوں اور کرم فرمایوں کا نزول ہوتا ہے اور اللہ کے بندے اس میں سے جتنا زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکتے ہیں لیتے ہیں۔ گیارہ رمضان سے بیس رمضان تک اللہ کی بخششوں اور مغفرتوں کی بارش ہوتی ہے اور روزہ دار اس سے خوب متمتع ہوتے ہیں۔ اکیس رمضان سے رمضان کی آخری تاریخ تک دس دن دوزخ کی آگ سے خلاصی اور نجات پانے کے ذرائع سے معمور ہیں۔ جو شخص ان میں عبادت کرے گا، اللہ کے حضور جھکے گا، اس کے سامنے سجدہ ریز ہوگا اور اعتکاف اور دیگر عبادات کی نعمت سے فائدہ اٹھائے گا، وہ دوزخ کی آگ سے آزادی حاصل کرے گا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ رمضان المبارک کی پہلی رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اعلانچی یہ اعلان عام کر دیتا ہے کہ:

یا باغی الشر اقصر

اے گناہوں کا ارتکاب کرنے اور معاصی میں غرق رہنے والے، اب تو شرم کر، گناہوں سے باز آجا، اور برائی سے ہاتھ کھینچ لے۔

اور ساتھ ہی کہتا ہے:

یا باغی الخیر اقبل

اے نیکی کے طلب گار اور بھلائی کے متلاشی، نیکی کی طرف دوڑ اور خیرات و حسنات سے اپنی جھولی بھر لے۔

رمضان کی ایک بہت بڑی خصوصیت اور اس کا تمام مہینوں سے ایک نمایاں امتیاز یہ ہے کہ اس میں اللہ کی بابرکت اور آخری کتاب قرآن مجید کا نزول ہوا۔ خود اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ۔

رمضان کا یہ وہی مبارک و مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل فرمایا گیا۔

اسی بنا پر اس مہینے میں قرآن مجید بہت کثرت سے پڑھنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ روزہ دار اپنا زیادہ وقت تلاوتِ قرآن میں صرف کرے۔ قرآنِ مجید اور رمضان شریف دونوں بابرکت اور گوناگوں فضائل کے حامل ہیں اور قیامت کے دن دونوں مسلمان کی اللہ کے دربار میں سفارش لے کر جائیں گے اور اس کے لیے طالبِ عفو اور ملتجی مغفرت ہوں گے۔ حدیث میں آتا ہے:

الصیام والقرآن یشفعان للعبد یقول الصیام ای رب انی منعته الطعام والشهوات بالنهار۔ فشفعنی فیه۔ ویقول القرآن منعته النوم باللیل، فشفعنی فیه فیشفعان۔

یعنی روزہ اور قرآن دونوں اللہ کے ہاں بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا۔ یا اللہ! میں

نے اس کو دن کے وقت کھانے اور خواہشاتِ نفس کے پیچھے لگنے سے روکے رکھا۔ تو اس کے لیے میری سفارش قبول فرما اور اسے مغفرت کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازا قرآن کہے گا۔ یا اللہ۔ میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا اور یہ نیند چھوڑ کر میری تلاوت کرتا رہا، تو اب اس کی بخشش و مغفرت کے لیے میری سفارش کو درجہ قبولیت عطا فرما۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے کے حق میں ان دونوں کی سفارش قبول فرمائی جائے گی۔

روزے کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں انسان کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ بالخصوص افطار کے وقت انسان اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے اسے دیا جاتا ہے اور اس کی دعا اللہ کی بارگاہ سے قبولیت کا درجہ حاصل کرتی ہے۔

سنن ابن ماجہ کی ایک حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان للصائم عند فطرہٖ دعوۃ ما ترد۔

افطار کے وقت روزہ دار کی دعا اللہ کی بارگاہ میں مسترد نہیں کی جاتی۔